The Absolute Reality
www.quran4u.com

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ

قسم ہے زمانے کی، یقیناً انسان خسارے میں ہے۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

اَلْعَصْرْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

تعارف سورت :

حضرت عمرو بن عاصؓ اپنے مسلمان ہونے سے پہلے ایک مرتبہ مسیلمہ کذاب سے ملے اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر رکھا تھا۔ عمروؓ کو دیکھ کر پوچھنے لگا کہ اس مدت میں تمہارے نبی پر بھی کوئی وحی نازل ہوئی ہے؟ حضرت عمروؓ نے جواب دیا ایک مختصر سی نہایت فصاحت والی سورۃ اتری ہے۔ پوچھا وہ کیا ہے؟ حضرت عمروؓ نے سورۃ العصر پڑھ کر بنائی۔

وَالْعَصْرِ

إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

مسیلمہ ذرا دیر سوچتا رہا پھر کہنے لگا عمرو: دیکھو مجھ پر بھی اسی جیسی سورۃ اتری ہے۔

عمروؓ نے کہا وہ کیا؟

کہا:

یا وبر یا وبر . انما انت اذنان و صدر . و سائر حضرِ نقرِ

پھر کہنے لگا عمرو: کہو تمہارا کیا خیال ہے؟

عمروؓ نے کہا میرا خیال تو تو خود ہی جانتا ہے کہ مجھے تیرے جھوٹا ہونے کا علم ہے۔

وبر بلی جیسا ایک جانور ہے اسکے دونوں کان ذرا بڑے ہوتے ہیں اور سینہ بھی' باقی جسم بالکل حقیر اور واہیات ہوتا ہے۔ اس کذاب نے ایسی فضول گوئی اور بکواس کے ساتھ اللہ تعالی کے کلام کا معارضہ کرنا چاہا جسے سن کر عرب کے بت پرست لوگوں نے بھی اسکا کاذب اور دغاباز ہونا سمجھ لیا۔

طبرانی میں ہے کہ وہ صحابیوں کا دستور تھا کہ جب ملتے ایک اس سورۃ کو پڑھتا دوسرا سنتا پھر سلام کر کے رخصت ہو جاتے۔

حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ اس سورۃ کو غور و تدبر سے پڑھیں اور سمجھیں تو یہی ایک سورۃ کافی ہے۔

وَالْعَصْرِ (١)

زمانے کی قسم

سورۃ عصر کی مختصر تفسیر:

عصر سے مراد زمانہ ہے جس میں انسان نیکی بدی کے کام کرتا ہے۔

حضرت زید بن اسلم نے اس سے مراد عصر کی نماز کا وقت بیان کیا ہے' لیکن مشہور پہلا قول ہی ہے۔

إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ (٢)

بیشک وبالیقین انسان سراسر نقصان میں ہے۔

اللہ تعالی اس قسم کے بعد بیان فرماتا ہے کہ انسان نقصان میں خسارے میں اور ہلاکت میں ہے' ہاں اس نقصان سے بچنے والے وہ لوگ ہیں:

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ...

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے

- جن کے دلوں میں ایمان ہو'
- اعمال میں نیکیاں ہوں'

... وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ...

اور جنہوں نے آپس میں حق کی وصیت کی

- حق کی وصیتیں کرنے والے ہوں یعنی نیکی کے کام کرنے کا حرام کاموں سے رکنے کی ایک دوسرے کو تاکید کرتے ہوں

... وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (٣)

اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

- قسمت کے لکھے پر مصیبتوں کی برداشت پر صبر کرتے ہوں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے ہوں

- ساتھ ہی بھلی باتوں کا حکم کرنے اور بری باتوں سے روکنے میں لوگوں کی طرف سے جو بلائیں اور تکلیفیں پہنچیں انکی بھی سہار کرتے ہوں اور اسی کی تلقین اپنے ساتھیوں کو بھی کرتے ہوں

یہ ہیں جو اس صریح نقصان سے مستثنیٰ ہیں۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com